

چاہیے اور ہو گا
 نمبر 3416
 ایک خطبہ
 جو جمعرات، 23 جولائی 1914 کو شائع ہوا
 واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن
 جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن

"وہ مجھے پُکارے گا، اور میں اُسے جواب دوں گا۔"
 زبور 15:91

یہ زبور نہایت عظیم اور گراں بہا وعدوں سے لبریز ہے، اور ہمارا متن اُن میں سے ایک چُنیدہ موتی ہے۔ یہاں دو موتی پیش کیے گئے ہیں۔ میں وہ تاجر نہیں جو کہہ سکے کہ ان میں سے کون سا زیادہ بیش قیمت ہے، مگر میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ دونوں مل کر ایسی دولت ہیں جن کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔
 "وہ مجھے پُکارے گا، اور میں اُسے جواب دوں گا۔"

"وہ مجھے پُکارے گا۔"
 دُعا بذاتِ خود ایک برکت ہے۔ دُعا کرنے کی آرزو، دُعا کی طرف میلان، دُعا کا عزم، دُعا کرنے کا ارادہ— یہ سب کس قدر اُپرامید اور صحت مند نشانیاں ہیں
 لیکن دُعا کرنے کی قدرت— ہائے! بعض لوگ کیا کچھ نہ دے دیں اگر وہ اپنی جان کی تمام توانائی کے ساتھ اس تسلی بخش عمل میں شریک ہو سکیں۔

پھر آتا ہے خُدا کا وعدہ کہ وہ دُعا کو منظور فرمائے گا
 "اور میں اُسے جواب دوں گا۔"
 بعض لوگ، خصوصاً وہ جو رحمت کی حد سے پرے ہو چکے ہیں، کیا کچھ نہ دیں اگر اُن کی فریادِ عذاب کو رحم کی کوئی صدا سنائی دے— اگر خُدا انہیں جواب دے، خواہ اُن کے دُکھوں کو مکمل رفع نہ کرے، محض کچھ تخفیف ہی بخش دے۔

ہمیں یہ امتیاز بخشا گیا ہے۔
 دُعا کی ترغیب دی گئی ہے، اور دُعا کا جواب بھی ملتا ہے۔
 یہ دونوں ایسے ستارے ہیں جو ایماندار کے آسمان پر چمکتے ہیں، خُدا کے جلا دیے ہوئے، تاکہ اُسے اُس سرزمین کی طرف رہنمائی کریں جہاں اندھیرا ہرگز نہ ہو گا۔

چونکہ ہمارے پاس دیباچہ کے لیے وقت نہیں، پس فوراً ہم اصل مضمون کی طرف متوجہ ہوں
 دُعا کی جانفشانی اور دُعا کے جواب کا وجوب۔

I

دُعا ہونا ضروری ہے:-

"وہ مجھے پُکارے گا۔"
 "یہ نہیں فرمایا گیا کہ،" میں اُسے یہ اور وہ بخشوں گا، خواہ وہ دعا نہ بھی کرے۔
 کیونکہ مانگنے والے کو دیا جاتا ہے، کھٹکھٹانے والے کے لیے دروازہ کھولا جاتا ہے، اور ڈھونڈنے والا پاتا ہے۔
 مانگنا، کھٹکھٹانا، اور تلاش کرنا— یہ سب استقبال، دروازہ کھلنے، اور پانے سے پیشتر ہونا لازم ہے۔
 یہی خُدا کا طریقہ ہے
 "کیونکہ بنی اسرائیل کے گھرانے سے یوں درخواست کی جائے گی کہ میں یہ اُن کے لیے کروں۔"
 اگرچہ وعدہ کامل اور یقینی ہے اور ضرور پورا ہو گا، تو بھی ہمیں اُسے ہاتھ میں لے کر تختِ فضل پر پیش کرنا ہے، اور خُدا کی وفاداری اور رحمت کی پناہ لے کر اُس سے التجا کرنی ہے کہ وہ ویسا ہی کرے جیسا اُس نے فرمایا ہے۔
 پس دُعا لازم و ملزوم ہے۔

یہ آیت گویا یہ اعلان کرتی ہے کہ جو شخص خُدا کے قریب بسیرا کرتا ہے، اُسے دعا ضرور کرنی ہے، اور وہ کرے گا۔
"وہ مجھے پکارے گا۔"

دوسرے انکار کر سکتے ہیں؛ انسان کے پاس اپنی مرضی ہے؛ مگر یہ مرضی دُعا میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔
وہ دُعا کرنے پر آمادہ ہو گا؛ خُدا کی قدرت کے دن میں وہ آمادہ کر دیا جائے گا۔
جب اُسے نیا دل اور راستی کی رُوح ملے گی، تو اُس کی مرضی ایسی فیض یافتہ ترتیب میں آ جائے گی کہ وہ خود دعا کی طرف مائل ہو گا۔

خُدا فرماتا ہے کہ اگر سب انسان خاموش رہیں، تو بھی یہ شخص دُعا کرے گا۔
یہ وہ گھنٹی ہے جسے خُدا خود بجائے گا۔
یہ وہ بانسری ہے جسے خُدا بجائے گا۔
یہ وہ آرگن ہے جس سے نغمہ برآمد ہو گا، کیونکہ خُدا خود اُس کے سُروں پر ہاتھ رکھے گا۔
یہ شخص ضرور دُعا کرے گا۔

اے عزیزو، تم جو مسیح کو جانتے ہو، اور جو حق تعالیٰ کے پردہ کے پیچھے بسنے کے عادی ہو، تم جانتے ہو کہ تم پر دُعا کرنے کا الہامی دباؤ ہے۔
تم اپنی مرضی کے مالک ہو، جیسے پولس منادی کے معاملے میں تھا، تو بھی اُس نے کہا، "افسوس مجھ پر اگر میں خوشخبری اسی طرح تم دُعا کے معاملے میں آزاد ہو، مگر کیا تم نہیں محسوس کرتے کہ ایک آسمانی جبر ہے جو تمہیں خُدا کے حضور کھینچتا ہے؟
ایسا جبر کہ گویا افسوس تم پر ہو اگر تم خُدا کے قریب نہ جاؤ؟

یہ ضرورت کئی اسباب سے جنم لیتی ہے:
تمہارے باطن میں رُوح القدس سکونت پذیر ہے۔
خُدا کی رُوح شفاعت کی رُوح ہے۔
جہاں وہ ہو، وہاں وہ آہیں نکلتی ہیں جو بیان نہیں کی جا سکتیں— وہ التجائیں دل میں پیدا ہوتی ہیں جسے رُوح القدس کا مقدس مسکن بنایا گیا ہے۔
اگر خُدا کی رُوح تمہارے دل میں ہے، تو تم دُعا کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔
اگر اُس مقدس مہمان کو تم نکال دو، تو تم سمندر کی مچھلیوں کی مانند گونگے ہو جاؤ گے۔
لیکن جب تک وہ وہاں ہے، تم اُن سرافین کی مانند رہو گے جو بلا توقف اُس کے حضور نعرہ زن ہیں۔
تمہاری دُعا اور تمہاری ستائش کبھی ختم نہ ہو گی، بلکہ اُس سنہری قربان گاہ کے بخور کی مانند ہمیشہ بلند ہوتی رہے گی؛ وہ آگ کبھی نہ بجھے گی، نہ دن کو نہ رات کو۔
رُوح القدس کی حضوری اِس وعدے کی تکمیل کی ضمانت ہے:
"وہ مجھے پکارے گا۔"

مزید یہ کہ، جب رُوح القدس تمہیں تعلیم دیتا ہے اور سکھاتا ہے، تو جو کچھ بھی تم سیکھتے ہو وہ تمہیں دُعا کی طرف لے آتا ہے۔
جی ہاں، سب کچھ— خواہ تم اُن روشن کتب کا مطالعہ کرو جن میں مسیح کی جلالی ذات نظر آتی ہے، یا اُن سیاہ حروف والی کتابوں کا، جہاں تمہیں اپنے دل کی گندگی دکھائی دیتی ہے
— ہر مقدس تحریر تمہیں دُعا کے قدموں میں لاتی ہے۔

اپنے دل کا مشاہدہ تو لازماً تمہیں دُعا کی طرف لے آئے گا۔
جب تم اُس حسد، تکبر، قتل کی خواہش، بڑبڑاہٹ، اور ہر قسم کی بغاوت کو دیکھو گے جو اُس میں چھپی ہے، تو تم زور سے اُس قادر خُدا کو پکارو گے کہ اپنی قدرت ظاہر کرے، کیونکہ تم خود اپنے انفس و شہوات پر غالب نہیں آ سکتے۔
وہ تو لوہے کے رتھوں والے ہیں، ایسے شہروں میں بستے ہیں جو آسمان تک فصیل بند ہیں۔
جب تک ایک برتر قدرت تمہارے حق میں نہ لڑے، تم انہیں مغلوب نہیں کر سکتے۔
اسی لیے تم زور سے اسرائیل کے خُداوند کو پکارو گے۔

— اور مسیح کا دیدار — جو تجربہ کی دوسری انتہا ہے
اتنا ہی سبق آموز ہے، بلکہ کہیں زیادہ خوشگوار۔
جب پطرس کی کشتی بھر گئی، اور وہ ٹوبنے لگی، تب وہ گر پڑا اور کہا:
"اے خُداوند! میرے پاس سے چلا جا، کیونکہ میں گناہگار آدمی ہوں"
ایسا اوقات، گناہ کا بار ہمیں مسیح سے دور کرنا چاہتا ہے — افسوس کہ ایسا ہوتا ہے
لیکن جب ہم خود مسیح کا جلال دیکھتے ہیں، اور اُس کی عاجزی کو جانتے ہیں جو اُس نے ہمارے لیے ظاہر کی

تو ہم اُس کے قریب آتے ہیں، اور اُس سے التجا کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ٹھہرے
اور اپنی حالت کو دلیل بنا کر اُسے روکتے ہیں کہ وہ کچھ اور دیر ہمارے ساتھ قیام کرے
کیونکہ ہم اُس کی رفاقت کے بغیر رہ نہیں سکتے۔

پس جب ہم فیض میں بڑھتے ہیں، تو دُعا میں بھی ضرور ترقی کرتے ہیں۔
اگر ہم دُعا میں ترقی نہیں کر رہے، تو یہ علامت ہے کہ ہم رُوحانی زندگی میں بھی ترقی نہیں کر رہے۔
میں تو یقین سے کہتا ہوں کہ خلوت گاہ انسان کے رُوحانی حال کا تھرما میٹر ہے۔
اے عزیز بھائیو اور بہنو، اگر یہی پیمانہ ہے، تو تمہارا حال کیا ہے؟
تم میں سے بعض کا حال کیسا ہے، اگر یہ بات سچ ہو؟

بائے! کس قدر کم وقت گھنٹوں پر گزارا جاتا ہے
وقت خود کوئی بڑی بات نہیں، کیونکہ کبھی ہم پانچ منٹ میں اُس سے زیادہ دُعا کر سکتے ہیں جتنا بعض اوقات گھنٹوں میں
ممکن نہیں۔

کیا تم نے حال ہی میں خُدا کے ساتھ شخصی رفاقت رکھی ہے؟
کیا تم حق تعالیٰ کے قریب آئے ہو؟
کیا تم نے عہد کے فرشتہ سے کشتی کی ہے؟
اگر نہیں، تو کچھ گڑبڑ ہے۔
تلاش شروع کرو۔

شاید تمہاری پیاری راخل کے نیچے کوئی بُت چھپا ہو، کوئی بُرائی چھپی ہو۔
تلاش کرو، دیکھو، کیونکہ اگر دُعا کی کمی ہے، تو کہیں نہ کہیں فساد ہے۔

اس کے علاوہ، عزیزو، نہ صرف رُوح القدس ہمیں دُعا پر آمادہ کرتا ہے، نہ صرف وہ سب کچھ جو ہم اُس سے سیکھتے ہیں ہمیں
دُعا کی طرف لے جاتا ہے

بلکہ خُدا کے ساتھ دُعا میں رفاقت کی جو مقدس مسرت ہمیں ملتی ہے، وہ ہمیں خلوت گاہ کی طرف کھینچتی ہے۔
ہم اُن نہایت خوشی کے لمحات کو یاد کر سکتے ہیں جب کسی اجنبی کا قدم بھی ہمارے مقدس خلوت کدہ میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔
—!کیا ہم نے خُدا کا چہرہ نہیں دیکھا؟— کیسا عجیب نظارہ

اور کیا ہم نے اپنے چہرے سے اُس کے جلال کا عکس منعکس نہیں کیا؟
کیا ہم نے مسیح سے کلام نہیں کیا؟

میں جُرأت سے کہتا ہوں کہ بعض ہم میں سے ایسے ہیں جنہوں نے مسیح سے ایسے کلام کیا ہے جیسے کوئی اپنے دوست سے
کرتا ہے،

اور بعض اوقات تو یہ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ مسیح واقعی ہے یا نہیں، کیونکہ ہم نے اُس کے کان میں سرگوشی
کی ہے،

—اور اُسے اپنے قریب محسوس کیا ہے

نہ کسی جوش یا جذباتی مد میں، بلکہ ہوش و حواس میں

جب ہمارا دل دُنیاوی بوجھوں سے ڈکھی تھا، یا ہم جسمانی تکلیف میں مبتلا تھے

یا جب مطالعہ، کلام کی تحقیق، یا دُعا کی مشق نے ہمارے جذبات کو دبا رکھا تھا

تب ہم نے رُوحانی چیزوں کا ایسا شعور پایا جیسے کبھی بھی کسی زمینی امر کا حاصل ہوا ہو۔

اور اب، جب ہم اُس دستر خوان پر ایک بار بیٹھ چکے ہیں

تو ہمارا دل تڑپتا ہے کہ پھر وہاں پہنچ جائیں۔

جب ایک بار اُس جلالی نہر سے چکھا

تو اب مصر کے گدالے پانی ہمیں راس نہیں آ سکتے۔

ہم اُس گھڑی کے منتظر ہوتے ہیں جب دُنیاوی کام تمام ہو

تاکہ ہم حقیقی کاروبار، آسمانی تجارت، اپنی رُوح کی اصلی مشغولی کا آغاز کر سکیں۔

ہم نے چاہا ہے کہ وہ وقت طویل ہو جب ہم داؤد کی مانند خُداوند کے حضور بیٹھے رہیں

اور ہمارا دل اُس قدر پُر اعتماد ہو جائے کہ ہم اُس کے حضور ناچیں، جیسے اُس نے لینن افود باندھ کر کیا تھا۔

مجھے یقین ہے کہ دُعا کی مٹھاس ایماندار کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

جیسے پرندے دانے پر آتے ہیں

ویسے ہی ہم دُعا کے مقدس عمل کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

خُداوند اپنے لوگوں کو دُعا کی طرف مائل رکھنے کے لیے اُنہیں روزانہ آزمائشوں اور ضرورتوں کا سامنا کرواتا ہے۔
اگر یہاں کوئی ایسا ہے جسے کسی چیز کی حاجت نہیں، تو میں سمجھ سکتا ہوں کہ وہ بغیر دُعا کے جی سکتا ہے؛
اور اگر کوئی مدت سے خوش حالی کے ایام میں ہو
تو مجھے تعجب نہ ہو گا کہ اُس نے تختِ فضل کو فراموش کر دیا ہو۔

لیکن تم میں سے جو روزی روٹی کے لیے سخت جدوجہد کرتے ہو
یا تم جن پر خانگی ذمہ داریاں بھاری ہیں
—یا تم جو اپنے حالات میں مصیبت، ایذا رسانی، طعن و تشنیع کا سامنا کرتے ہو
تمہارے لیے دُعا ایک ناگزیر پناہ گاہ ہے۔

بیشک ہم جو کلیسیا کے عظیم کام میں مشغول ہیں
اور جن کے سر پر بہت سی جانوں کی فکری بوجھ ہے
ہم دُعا کے بغیر گزارا نہیں کر سکتے۔
جب ہم دوسروں کی رُحوں سے واسطہ رکھتے ہیں
اور اُن کے لیے سرگرم دل رکھتے ہیں
تو اگر ہم دُعا نہ کریں، تو ہم اُن درندوں سے بھی بدتر ہیں
جو اپنے بچوں کو سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔
کیونکہ تب ہم اُن جانوں کو کلی طور پر ترک کر چکے ہوتے ہیں
جن پر ہمارا فرض اور دعوت ہے
اور ہم اُن کے حق میں سب سے اہم معاملے میں بے وفائی کرتے
یعنی اُن کے لیے خُدا کے حضور شفاعت کرنے سے باز آتے۔

یقیناً، اگر ہم تمہارے لیے دُعا کرنا چھوڑ دیں
تو ہم خُداوند کے حضور گناہ کریں گے۔

تم جو کبھی گناہگاروں کے پیچھے نہیں گئے
اور تمہیں پروا نہیں کہ وہ ہلاک ہوں یا بچیں
تم دُعا کے بغیر جی سکتے ہو۔
لیکن تم جو دل شکستہ کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہو
اور ناکام رہتے ہو
تم جو مایوسوں سے بات کرتے ہو
اور اُنہیں دلایا نہیں دے سکتے
تم آخر کار خُدا کی طرف رجوع کرتے ہو۔
تم اُسے پکارتے ہو کہ وہ وہ کچھ کرے
جو تم نہیں کر سکتے
کہ وہ وہ کچھ پورا کرے
جو تمہارے اختیار سے باہر ہے۔

میں قائل ہوں کہ جو شخص خُدا کے کام میں جتنا زیادہ فہمی سے سرگرم
اور جتنا زیادہ سرگرم و غیرت مند ہے
وہ اتنا ہی دُعا کی حاجت محسوس کرے گا۔

مجھے برگز تعجب نہیں کہ مسیح نے رات بھر دُعا کی۔
بطور انسان، وہ بغیر دُعا کے نہ منادی کر سکتا تھا، نہ وہ سب کچھ کر سکتا تھا
جو اُس نے کیا۔
یہ ممکن نہ تھا کہ اُس کی غیرت اور جوش کا شعلہ
جو ہر دن، ہر گھڑی، بغیر وقفہ کے بھڑکتا رہا
دُعا کے بغیر قائم رہتا۔

اے بھائیو، خُدا چاہتا ہے کہ ہم دُعا کریں
اور اگر ہم محبت سے راغب ہو کر دُعا نہ کریں

تو وہ ہمیں خوف سے دُعا پر مجبور کرے گا۔
 ،اگر ہم اُس وقت دُعا نہ کریں جب مائدہ لذیذ ہو
 ،تو وہ ہمارے دانت کنکر سے توڑے گا
 اور ہمیں افسنتین سے مدبوش کرے گا۔
 ،اگر مہربانی سے تم گھٹتوں پر نہیں آتے
 تو آزمائش تمہیں ضرور لے آئے گی۔

،اگر چھڑی کا ایک ہی وار تمہیں غفلت یاد نہ دلائے
 ،تو دوسرا، تیسرا اور مسلسل ضربیں لگیں گی
 ،یہاں تک کہ تمہاری کھال پر نشان پڑ جائیں
 ،اور تم درد سے کراؤ، آنسو بہاؤ
 :یہاں تک کہ آخر تم پکارو
 ،پہلے میں آزمائش سے پہلے بھٹک گیا تھا"
 ،پر اب میں نے تیرا کلام تھاما ہے
 "اور تیرے فضل کے تخت کے قریب آیا ہوں۔

لیکن تم اُسے ضرور پکارو گے۔
 ،اگر تم برگزیدہ ہو
 تو تم اُسے ضرور پکارو گے۔
 —"دیکھو، وہ دُعا کرتا ہے"
 یہ تمہارے حق میں کہا جائے گا، اور ضرور کہا جائے گا۔

،اگر تم میں نئی زندگی ہے
 تو تم دُعا کرو گے۔
 تمہیں اجازت نہیں دی جائے گی
 کہ تم اپنی جان خُدا کی طرف بلند کرنے سے باز آؤ۔
 ،اگر خُدا نے تمہیں جلال کا تاج پہننے کا ارادہ کیا ہے
 تو اُس سے پہلے وہ تمہیں دُعا کی کشتی میں ڈالے گا۔

"وہ مجھے پکارے گا!"
 میری خوشی ہے کہ میں اِس متن کو صرف ایماندار کا فرض یا امتیاز نہیں بلکہ
 خُدا کی اپنے محبوبوں کے حق میں غرض و مقصد کے طور پر دیکھتا ہوں۔

،اپنے رُوح القدس کے الہامی اثر سے
 ،اور اپنی مشیت کے کاموں سے
 وہ اپنے برگزیدوں کو مجبور کرے گا کہ وہ اُس کے نزدیک رہیں۔

"وہ مجھے پکارے گا۔"

:اور اب، التماس ہے کہ تم اس رُوحانی حقیقت پر بھی غور کرو

||

دُعا کا جواب ملنا ضروری ہے۔ :

اور "میں اُس کا جواب دُوں گا۔" اگر تیرا تجربہ ابھی تک اُس اوّل مقام تک نہیں پہنچا، تو تُو اِس دُوسرے درجے کی برکات سے
 حظ نہ اُٹھا سکے گا۔ اگر تُو رُوح القدس کی تحریکات اور اُس کی ترغیبات کو محسوس نہیں کرتا جو تجھے دعا کی طرف کھینچتی
 ہیں، تو پھر یہ وعدہ— "اور میں اُس کا جواب دُوں گا"—تیری بابت نہیں۔ لیکن اگر تُو دعا میں مشغول رہا ہے، تو جس طرح
 تیرے لیے دعا کرنا ضروری تھا، اُسی طرح خُدا کے لیے اُس کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔

سن لے! یہ خُدا کے الہی انتظام اور اُس کے منصوبہ کا جُز ہے، جس کے ذریعہ وہ دُنیا پر حُکمرانی کرتا اور تقدیر کو ترتیب دیتا ہے، کہ انسان دُعا کریں، اور وہ اُن کی دُعا کا جواب دے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ خُدا نے ایسا کیوں مُقرر کیا، مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ یہ اُس کے احکام میں سے ایک ہے۔ جب تُو مقدس نوشتوں کا مطالعہ کرتا ہے، تو تجھے ہر طرف اُس کا ثبوت نظر آتا ہے—حکم میں، وعدہ میں، اور مثال میں۔

جب سورج نکلتا ہے، تو تُو بھی ہوتا ہے۔ کیوں؟ یہ میں نہیں جانتا۔ ممکن تھا کہ تُو بغیر سورج کے بھی ہوتا، اور سورج بغیر تُو کے بھی طلوع ہوتا، مگر خُدا کو پسند آیا کہ سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ تُو کو بھی وابستہ کر دے۔

اسی طرح جب دعا ہوتی ہے، تو برکت آتی ہے۔ کیوں؟ یہ بھی میں نہیں جانتا۔ ممکن تھا کہ دعا ہوتی مگر برکت نہ آتی، جیسا کہ غضب کی دُنیا میں ہوتا ہے؛ اور ممکن تھا کہ برکت آتی، حالانکہ کوئی نہ مانگتا، کیونکہ بعض اوقات خُدا اُنہیں بھی دیتا ہے جو نہیں مانگتے۔ مگر خُدا کو یہ منظور ہوا کہ اخلاقی اور رُوحانی نظامِ عالم میں یہ قانون ہو کہ پہلے دعا ہو، اور پھر اُس کا جواب۔

جیسے میں یہ توقع نہیں رکھتا کہ خُدا سورج کے طلوع ہونے کے قاعدہ کو بدل دے گا، اور رات کے بیچ میں بغیر سورج کے تُو دکھائی دے گا، اُسی طرح میں یہ بھی توقع نہیں رکھتا کہ کلیسیا کو برکت دی جائے گی، جب تک کہ خُدا کے لوگ اُسے طلب نہ کریں۔ اگر ہم اسے صحیح طور پر دیکھیں، تو ہم جان لیں گے کہ یہ خُدا کے انتظام کا ایسا ہی یقینی اصول ہے، جیسا کوئی قدرتی قانون جو تجربہ سے دریافت ہوا اور سائنس میں محفوظ کیا گیا ہو۔

لہذا ہمیں تعجب نہ کرنا چاہیے کہ دعا کا جواب دیا جاتا ہے، بلکہ ہمیں اُس کا انتظار کرنا چاہیے اور اُسے توقع سے دیکھنا چاہیے۔

تم میں سے بعض ایماندار جو اپنے بچوں کی نجات کے لیے دعا کرتے آئے ہو، جب تم نے اُن میں فضل کو دیکھا، اور اُن کے منہ سے ایمان کا اقرار سُنّا، تو تم محض خوش ہی نہیں بلکہ حیران بھی ہوئے—جو کہ مناسب نہیں۔ تمہاری یہ حیرت گویا ظاہر کرتی ہے کہ تم کو تعجب ہوا کہ خُدا نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا! حالانکہ تمہیں یہ بات معمول کی سمجھنی چاہیے۔

چونکہ یہ وعدہ اتنا ہی یقینی ہے—”وہ مجھ سے دعا کرے گا، اور میں اُس کا جواب دُوں گا“—پس جب تُو دعا کر کے جواب نہ پائے، تو خُدا کے حضور یہ سوال لے کر جا، ”اے خُداوند! تو مجھ سے کیوں جھگڑتا ہے؟ کون سی چیز برکت کو روک رہی ہے؟ تُو کیوں اُس کو روکے بیٹھا ہے؟ کیا میری دعا میں کوئی خامی ہے؟ یا میں نے غلط طریقہ سے مانگا؟ یا میرا مطلب ناپاک تھا؟ یا میں نے یسوع کے خون کی شفاعت کو ٹھیک طور پر استعمال نہ کیا؟ یا میں بالکل نااہل ہوں ایسی برکت کے لیے؟“ جو کچھ بھی ہو، اے خُداوند، مجھے راست کر، تاکہ میں دوبارہ دعا کروں، اور دعا کا جواب پا سکوں۔

تجھے جواب ملنا چاہیے، اور ملے گا، کیونکہ یہ خُدا کے نظامِ حکومت کا ایک اصول ہے۔

ایک ایماندار کے لیے یہی کافی ہونا چاہیے کہ اُسے معلوم ہے کہ اُس کی دعا سنی جائے گی، کیونکہ اُس کے پاس خُدا کا کلام ہے۔ تُو کیوں اعتراض کرتا ہے؟ یا بحثیں کیوں چھیڑتا ہے؟ تیرے سامنے صاف لکھا ہے: ”وہ مجھ سے دعا کرے گا، اور میں اُس کا جواب دُوں گا۔“ اب یہ قیاس کی بات نہیں رہی۔ خُدا نے فرمایا ہے، اور ”خُدا سچا ہے، خواہ ہر ایک انسان جھوٹا ٹھہرے۔“ یہ بات اپنے دل میں پختہ کر لے کہ جو کچھ خُدا نے وعدہ کیا، وہ ضرور اُس کو پورا کرے گا۔

کیا خُدا نے ہمیشہ دعا کا جواب نہیں دیا؟ جب تُو مقدسوں کی تاریخ پر نظر کرتا ہے، تو یہ اُن کی مسلسل گواہی ہے: ”یہ غریب خُداوند کو پکارا، اور خُداوند نے اُسے سُنّا۔“ اُس نے اُن کی دعائیں عجیب مقامات میں سنی ہیں—مثال کے طور پر، یونس، مچھلی کے پیٹ میں۔ اُس نے اُنہیں گتھن حالتوں سے ربانی دی ہے—جیسے پطرس، جو چار سپاہیوں کے درمیان قید میں سو رہا تھا، اور کلیسیا کی دعا کے وسیلہ سے چھوٹا۔

خُدا نے ہم میں سے بعض کی دعائیں بھی سنی ہیں۔ ہم زندہ گواہ ہیں۔ میں نے بعض اوقات شُبہ کرنے والوں سے کہا، ”تم بیکن کی سائنس پر ایمان رکھتے ہو، جس میں تجربہ سے حقائق کو جمع کر کے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ پس میں، بحیثیت ایک دیانتدار انسان، سچائی سے کہتا ہوں کہ میں نے صرف بیس نہیں بلکہ سینکڑوں ایسے واقعات کا مشاہدہ کیا ہے، جو میرے لیے یقینی ہیں، جن میں خُدا نے مجھے وہ دیا جو میں نے اُس سے مانگا۔“

پھر تُو کون ہے جو کہے کہ خُدا ہے ہی نہیں؟ یا تُو کون ہے جو کہے کہ خُدا دعا کا جواب نہیں دیتا، جب میں، جو تجھ جتنا ہی معتبر ہوں، اور اپنی شعور اور تجربہ کا تجھ جتنا ہی اہل ہوں، یہ بیان دیتا ہوں؟ اور نہ صرف میں، بلکہ سینکڑوں دوسرے ایماندار، جو اگر عدالت میں بطور گواہ پیش ہوں، تو ہر وکیل اُنہیں سب سے زیادہ دیانتدار اور معتبر سمجھ کر اپنے حق میں

رکھنا چاہیے گا، وہ سب یہ گواہی دیتے ہیں کہ خُدا نے اُن کی دعا سنی۔ پھر کیا وہ سب کے سب احمق یا دیوانے قرار دیے جائیں گے، اور چند بے دین بے سروں کے قول کو سب کچھ مانا جائے؟

جب دُنیا اُلٹ پُلٹ ہو جائے، شاید ایسا ہو، مگر جب تک معاملہ اپنی اصل پر قائم ہے، اور سادہ ثبوت غیر جانبدار لوگوں پر اثر رکھتا ہے، ہم اُسی پر قائم رہیں گے جو ہم نے جانا، اور اُسی کی گواہی دیں گے جو ہم نے دیکھا—خُدا دعا سُننا ہے۔ اُس نے میری دعا سُنی۔ وہ بدلتا نہیں۔ تُو پورے یقین سے جان لے کہ اگر تُو اُسے پکارے گا، تو وہ تجھے جواب دے گا۔

ہمارا خُدا اکثر اپنے آپ کو باپ سے تشبیہ دیتا ہے: "اگر تم، جو بُرے ہو، اپنے بچوں کو اچھے تحفے دینا جانتے ہو، تو تمہارا آسمانی باپ اُن کو رُوح القدس کیوں نہ دے گا جو اُس سے مانگتے ہیں؟" ہم اپنے بچوں کو اُن چیزوں کے لیے رُلانے نہیں دیتے جن کا ہم نے اُن سے وعدہ کیا ہو، اور پھر اُنہیں نہ دیں۔ اگر وہ کوئی ناپسندیدہ شے مانگیں، تو وہ اور بات ہے، مگر اگر وہ وعدہ کی ہوئی نعمت مانگیں، تو ہم ضرور دیتے ہیں۔ کیا تُو اپنے آسمانی باپ سے بہتر ہے؟ ہرگز نہیں۔

وہ اپنے آپ کو دوست بھی کہتا ہے۔ کیا کوئی دوست اپنے دوست کو ضرورت کے وقت انکار کرے گا؟ کیا مسیح ایسا دوست ہے جو ہماری بار بار اور عاجزانہ دعاؤں کو رد کرے؟ وہ اپنے آپ کو شوہر بھی کہتا ہے۔ اے تُو جو شوہر کا نرم دل رکھتا ہے، کیا تُو اپنی دلہن کی خواہش کو جو تیری قدرت میں ہے، پورا کرنے سے انکار کرے گا؟ نہیں! تو کیسے یہ سمجھ سکتا ہے کہ کلیسیا کا شوہر اُس کی پکار کو رد کرے گا؟ ہرگز نہیں! وہ محبت میں کامل شوہر ہے، اور اپنی سخاوت سے اپنی محبت کو ثابت کرتا ہے: "وہ مجھ سے دعا کرے گا، اور میں اُس کا جواب دُون گا۔" باپ، دوست اور شوہر، سب کی تشبیہیں اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ دعا کا جواب ضرور آئے گا۔

اگر دعا فرض ہوتی، مگر جواب کا کوئی وعدہ نہ ہوتا، تو اُس کا کیا فائدہ ہوتا؟ کیا خُدا ہمیں ایک بے معنی رسم کا حکم دیتا؟ وہ فرماتا ہے: "دعا میں مشغول رہو"، "بلا ناغہ دعا کرو"—کیا وہ ہمیں ایک بے نتیجہ مشقت میں لگاتا ہے؟ حاشا و کلا! ہم دعا کرتے ہیں، کیونکہ وہ ہمیں دعا کی طرف کھینچتا ہے، اور وہ ہمیں حکم دیتا ہے، کیونکہ اُس کا ایک مقصد ہے—یعنی جواب۔

اگر دعا کا کوئی جواب نہیں، تو رُوح القدس کی شفاعت کا کیا مطلب؟ اگر ہم نہیں جانتے کہ کیسے دعا کریں، تو وہ ہماری کمزوریوں میں مدد کرنے آتا ہے۔ اگر دعا بے نتیجہ ہے، تو یہ شفاعت بے مطلب ہے۔ یہ تصور بھی کفر ہے۔

اگر دعا کا کوئی جواب نہیں، تو رحمت کے تخت کا کیا مصرف ہے؟ وہ یہود کے نظام عبادت کا مرکز تھا—وہ تابوت، جسے کروبوں کے پروں نے ڈھانپا تھا؛ اور وہ مِرسی سیٹ، جو شریعت کو ڈھانپتا اور مقدس چیزوں کو چھپاتا تھا۔ یہ ایک عظیم امتیاز ہے کہ ہمیں اُس کے پاس آنے کی اجازت ہے۔ مسیح نے پردہ چاک کیا، اپنے دل کا خون چھڑکا، تاکہ ہم بے دھڑک اُس کے قریب آئیں، اور نابعد ابیہو کی مانند ہلاک نہ ہوں۔ کیا یہ سب کچھ بے فائدہ ہے؟ کبھی اس خیال کو قبول نہ کر۔

اے میرے پیارے بھائیو اور بہنو، دعا میں بڑی حقیقت ہے۔ افسوس کہ بعض ظاہری ایماندار اس کو کبھی جان نہیں سکے، اور ہم جو اُس کی قدرت کو جانتے ہیں، اسے ویسا استعمال نہیں کرتے جیسا کرنا چاہیے۔

اگر کسی کے گھر میں ایک پوشیدہ چشمہ ہو، جسے ذرا سا چُھو لینے سے ہر ضرورت پوری ہو جاتی، جو دُنیا کو ہلا سکے، آسمان کو جنبش دے سکے، سورج اور چاند کو روک سکے—تو کیا وہ شخص پاگل نہ کہلائے گا اگر وہ اُس چشمہ کو کبھی چُھوئے ہی نہ؟ تو پھر یہ جنون ہمارا اپنا ہے۔

ہم اگر چاہیں تو خُدا کے بازو کو حرکت دے سکتے ہیں۔ آسمان و زمین میں کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمارے لیے حاصل نہ ہو سکے، بشرطیکہ وہ ہمارے لیے فی الحقیقت بھلی ہو، اور ہم خُدا سے اُس کے لیے دُعا میں اصرار کرنے کا سلیقہ جانتے ہوں—مگر ہم دُعا کو ایسے نہیں کرتے جیسے اُس کی تاثیر پر ایمان رکھتے ہوں۔

کیا اکثر تم نے نہ پایا کہ تم اپنی دُعا کو جلدی جلدی ادا کرتے ہو، اور پھر خُدا کے حضور پہنچے بغیر ہی رخصت ہو جاتے ہو؟ یقین کر لو، دنیا میں اتنی ہی دُعا موجود ہے جتنی سچائی سے خُدا کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے—بس یہی دُعا کی اصل مقدار ہے۔

اگر تُو خُدا کے قریب نہ آیا، اور اُس سے ہم کلام نہ ہوا، تو اگرچہ تُو اعلیٰ الفاظ استعمال کرے، اور اپنے دل کو عبادت کے سب سے زیادہ متواضع حال میں سمجھے، پھر بھی تُو نے دُعا نہ کی۔

دُعا کی حقیقت یہ ہے کہ تُو روحانی طور پر گرفت حاصل کرے، اُس کو تھامے جو نظر نہیں آتا، اُس سے گفتگو کرے جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے کرتا ہے، اپنے مقدمہ کو دلائل کے ساتھ پیش کرے، اور پھر یہ محسوس کرے میں نے فی الواقع اُس عظیم و جلیل خُدا سے یہ درخواست کی ہے، جس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ دے گا؛ اور اب میں اُس کی"

طرف نظر لگائے رکھوں گا، میں اس کی راہ دیکھوں گا، یہ ضرور آئے گا— جس طرح خُدا خُدا ہے، وہ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا، اور جس نے مجھے پکارنے کی تحریک دی، وہ خود مجھے جواب بھی دے گا"— یہی دُعا کی اصل جان ہے۔

کیا میں کسی کو یہ کہتے سنتا ہوں:

"مگر بعض اشخاص سچ مچ دُعا کرتے ہیں، یا یوں گمان کرتے ہیں، مگر انہیں جواب نہیں ملتا؟" یہ بات درست ہے، کیونکہ بہت سے لوگ محض رسمی طور پر دُعا کرتے ہیں، حقیقت میں دُعا نہیں کرتے۔ وہ مردہ دُعا پیش کرتے ہیں، جس میں کوئی جان نہیں۔ دل اُس میں کارفرما نہیں ہوتا، نہ ایمان ہوتا ہے، نہ شراکت۔

اور اگر کوئی شخص خُدا سے کچھ حاصل کرنا چاہے، تو اُسے ایمان کے ساتھ مانگنا ہوگا، بغیر کسی شک کے۔ جو شک کرتا ہے، وہ کیوں کر توقع رکھ سکتا ہے کہ وہ سُنا جائے گا؟

مجھے اگر خُدا کے پاس آنا ہے، تو ایمان رکھنا ہوگا کہ خُدا موجود ہے، اور وہ اُن کو اجر دیتا ہے جو اخلاص سے اُس کے طالب ہیں— اور اگر میں ایسا ایمان نہیں رکھتا، تو جواب کی توقع رکھنا عبث ہے۔

مگر اے بھائیو! یہ گمان نہ کرو کہ دُعا کا جواب ہمیشہ سائل کی خواہش کے مطابق ہوگا، یا یہ کہ خُدا ہمیں ہر وہ چیز دے گا جس کی ہم تمنا کریں۔

ایسا اختیار بشر کو دینا از حد خطرناک بات ہوتی۔

اگر خُدا مجھ سے یوں فرمائے:

"میں تجھے وہ سب کچھ دوں گا جو تو چاہے"

تو میں اُس ذمہ داری سے لرز اٹھوں گا۔

لامحدود انتخاب کے لیے لا محدود علم ہی کافی ہوتا ہے۔

یہ ایک ایسا امتیاز ہے جو صرف خُدا کو ہی زیب دیتا ہے۔

سوچو اگر ہر دُعا، ہر شخص کی، قبول ہو جائے تو کیا ہوگا؟

یقیناً خُدا کا کوئی فرزند کبھی بھی اپنے فانی جسم کو ترک نہ کرے۔

ضرور کچھ نہ کچھ ایسا ہوتا جو اُسے زندہ رہنے پر ابھارتا۔

ہم آج بھی داؤد کے زمانہ کے تمام بزرگوں کو یہاں پاتے— یا تو ناظر کی حیثیت سے، یا پھر اس دنیا کی جدوجہد میں شریک ہونے کے لیے۔

شاید ہم میں سے کوئی بھی کبھی آزمائشوں سے نہ گزرتا۔

ہم ضرور دُعا کرتے کہ ہم آزمائشوں سے بچیں

،اور پھر ایمان کے اظہار کی کوئی گنجائش نہ رہتی

نہ خُدا کے جلال کے لیے کوئی موقع۔

یہ دنیا تباہی کی طرف چلی جاتی اگر انسانوں کو یہ مطلق اختیار دیا جاتا کہ جو چاہیں، پا لیں۔

یہ درحقیقت لعنت بن جاتا اگر کسی انسان کو ایسی قوت عطا کی جاتی۔

تمہیں یہ حق نہیں کہ خُدا سے وہ چیز مانگو جس کا اُس نے وعدہ نہیں کیا۔

کسی نے چند روز قبل دُعا کی کہ اُسے تحریک دی جائے کہ وہ کسی سے پانچ سو پاؤنڈ طلب کرے۔

اُسے ایسی تحریک ملی، یا اُس کا گمان تھا کہ ملی، اور اُس نے مجھ سے وہ رقم مانگی۔

میں اُسے صرف یہی کہہ سکا کہ جب مجھے بھی ایسی تحریک ملے گی تو میں ضرور دوں گا— لیکن اُس وقت مجھے ایسی تحریک نہ تھی۔

کسی اور نے دُعا کی کہ میں اُس کے لیے ایک جھونپڑی تعمیر کرا دوں— مگر مجھے کوئی تحریک نہ ہوئی۔

ایک نوجوان نے، دُعا کے بعد، میرے پاس آکر یہ کہا کہ وہ میرے لیے عبادت گاہ میں منادی کرنا چاہتا ہے۔

مجھے بھی اُسے یہی کہنا پڑا کہ جب مجھ پر بھی ایسا مکاشفہ ہو گا جیسا تجھ پر ہوا، تو میں خوشی سے اُس پر عمل کروں گا

—

لیکن فی الحال وہ مکاشفہ یک طرفہ تھا— ایک پر ظاہر ہوا، دوسرے پر نہیں

ایسی طرح کی گمراہی اُس وقت جنم لیتی ہے جب تم یہ تصور کر بیٹھتے ہو کہ خُدا تمہیں ہر وہ چیز دے گا جو تم مانگو گے۔ ایسا ہرگز نہ ہو گا۔

وہ تمہیں وہی دے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا ہے،
اور اگر اُس کے کلام میں اُس نے اُس نعمت کو دینے کا وعدہ کیا ہے
، تو تمہیں صرف ایمان سے مانگنا ہے
اور وہ اپنے کلام کے موافق وفادار ثابت ہو گا۔

بس اسی پر قائم رہو۔
اگر کوئی نعمت اُس کے وعدہ میں کسی نہ کسی صورت شامل نہیں
، تو تمہیں نہ اُسے مانگنے کا حق ہے
نہ اُس کو قبول کرنے کا۔

اگر کوئی شخص کہے، ”میں نے اُس برکت کے لیے دعا کی جو صاف صاف وعدہ کی گئی تھی، مگر وہ مجھے حاصل نہ
ہوئی،“ تو میں یوں جواب دوں گا، کیا تُو بھی اتنا ہی یقین رکھتا ہے کہ وہ چیز تیرے لیے فی الحقیقت مفید ہوتی؟ ”جی ہاں،“ تُو
کہتا ہے، ”وہ مجھے آرام بخشتی۔“ سو صحیح، مگر کیا تیرے لیے آرام دہ ہونا واقعی مفید ہے؟ ”اور وہ مجھے میری مشکل سے
نجات دیتی۔“ لیکن کیا ممکن نہیں کہ اسی تنگی میں تیرا دیرپا بھلا مضمر ہو؟ اور کیا دُنیا میں کوئی ایسی ارفع چیز نہیں جو
صرف راحت یا مصیبت سے خلاصی سے کہیں بڑھ کر ہو؟

میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو،“ وہ دعا تھی اُس مرد کی جو ہم سب سے زیادہ دُعا میں زور رکھتا تھا—”میری نہیں
بلکہ تیری مرضی۔“ ہمیں ہر حال میں یہی کہنا لازم ہے۔

جب خُدا ہم سے دعا کا حکم دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ جواب دے گا، تب بھی وہ بطور بادشاہ اپنی حاکمیت سے دستبردار
نہیں ہوتا۔ وہ ہر چیز کو اب بھی اپنے اقتدار میں رکھتا ہے۔ تو اپنے فرزند سے کہتا ہے، ”میرے پیارے، میں تجھے ہر وہ چیز
دوں گا جو تیرے فائدے کے لیے ہو۔“ وہ تجھ سے مانگتا ہے کہ اُسے کھیلنے کے لیے اپنے والد کے اُستریے دے دے۔ تُو جانتا
ہے کہ وہ جلد ہی خود کو زخمی کرے گا، سو تُو کہتا ہے، ”نہیں میرے بچے، یہ نامناسب درخواست ہے۔“ یا وہ تجھ سے کچھ
میٹھے شربت مانگتا ہے جو زہر آلود ہیں، اور تُو کہتا ہے، ”نہیں میرے پیارے، میں جانتا ہوں کہ وہ تیرے ذائقے کو تو مرغوب
معلوم ہوتے ہیں، مگر ذرا اُن تلخ دواؤں کو یاد کر، جو تجھے بعد ازاں پینی پڑیں گی، اور اس نقصان کو بھی، جو وہ تیرا کر
سکتے ہیں۔ نہیں، میں تجھے وہ چیزیں نہیں دے سکتا۔

خُدا کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ وہ ہم سے بہت سی ایسی چیزیں روک لیتا ہے جن کی ہمیں خواہش ہوتی ہے کیونکہ وہ ہمارے لیے
مفید نہیں ہوتیں۔ لیکن ایک بات بالیقین طے ہے، ”وہ بھلا چیز کسی سے باز نہ رکھے گا جو راستی سے چلتا ہے۔“ اگر کوئی چیز
واقعی تیرے لیے بھلی ہے تو تُو اُسے ضرور پائے گا، اور خُدا اُس کے ذریعے جلال پائے گا۔

اب تک جو کچھ میں نے عرض کیا، اُس کا خلاصہ یہ ہے، اے عزیزو، میری خواہش ہے کہ یہ دونوں وعدے تمہاری آنکھوں کے
سامنے نہایت واضح طور پر ایستادہ رہیں—”وہ مجھ سے دعا کرے گا اور میں اُس کی سنوں گا۔“ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں دعا
کے لیے ابھاروں۔ اُو، اس سال ہم پہلے سے کہیں زیادہ دُعا کریں۔ یہ دُعا ہی ہے جس کے وسیلے سے ہم تاحال قائم رہے۔

جب ہم بہت تھوڑے تھے پارک اسٹریٹ میں—قبل اس کے کہ مجھے تم میں سے اکثر کی رفاقت حاصل ہوئی—تب تمہاری کثیر
حاضری والے دُعائی اجتماع آئندہ برکات کی روشن علامات تھے۔ ہم نے وہاں ایک چھوٹا سا کمرہ بطور مجلس مقرر کیا تھا، لیکن
میرا خیال ہے کہ ہم نے اُسے بمشکل دو بار آزمایا، کیونکہ وہ ناکافی تھا؛ ہمیں ناگزیر طور پر کلیسیا ہال جانا پڑا۔

اوہ! وہاں وہ دعائیں کی گئیں جو بعد میں جواب میں بدل گئیں۔ جب ہم بول نہ سکے کیونکہ خُدا کی حضوری اتنی محسوس ہوتی
تھی کہ ہمیں خاموش بیٹھ کر صرف آنسوؤں اور سسکیوں میں اُن آہوں کو انڈیلنا پڑا، جو الفاظ میں بیان نہ ہو سکیں۔ ہم نے فی
الواقع مؤثر، غالب دعائیں کیں، اور تب برکت نازل ہوئی۔

جہاں کہیں ہم گئے، خُدا ہمارے ساتھ تھا۔ جہاں کہیں کلام کی منادی ہوئی—چاہے ایکسیٹر ہال ہو یا سرے میوزک ہال—کسی جگہ
کا فرق نہ پڑا، کلام برکت یافتہ ہوا۔ اور اگرچہ میں کبھی کبھی ڈرتا ہوں کہ ہم دُعا میں سست نہ ہو جائیں، لیکن جب میں اکثر اس
تہ خانے کو بھرا ہوا دیکھتا ہوں، اور تمہیں سوموار کی شب راہداریوں میں بیٹھا ہوا پاتا ہوں (اگرچہ کچھ بے پروا لوگ کہتے
ہیں، ”اوہ! یہ تو صرف دُعائیہ اجلاس ہے!“) تو میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔ جب تک ہمارے اندر دُعا کی روح قائم ہے، ہم
برکت سے محروم نہیں ہو سکتے۔ میری خواہش ہے کہ تم اور بھی زیادہ دعا کرو۔

دیگر موضوعات میں سے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اپنی اولاد اور اپنے گھرانوں کے لیے زیادہ دعا کرو۔ ہمیں انہیں نجات
یافتہ دیکھنا ہے، اے عزیزو۔ ہم یہ برگز برداشت نہیں کر سکتے کہ ہماری اولاد ہلاک ہو جائے۔ فرشتہ نے لوط سے کہا، ”کیا

تیرے پاس یہاں کوئی اور بھی ہے؟“ میں آج رات ہر ایک سے یہی سوال کرتا ہوں۔ کیا تیرے گھرانے میں کوئی باقی ہے؟ تو نے چند کو نجات پاتے دیکھا، کیا کوئی اب بھی باقی ہے؟ کیا ایک بھی بچا ہے؟ اوہ! اے باپ، کبھی دعا کرنا نہ چھوڑ، جب تک وہ ”بچہ خدا کے حضور نہ لایا جائے۔ تیری دعائیں برابر اوپر اٹھتی رہیں۔“ اوہ! کاش اسمعیل تیرے حضور جیتا رہے

جب تو اپنے گھرانے کے لیے دعا سے فارغ ہو جائے، تب اپنے ہمسایوں کے لیے دعا کر۔ اس عظیم شہر میں، جو گناہ سے لبریز ہے، کبھی دعا کے لیے موضوعات کی کمی نہیں۔ ان دنوں کی تنگدستی اور مصیبت میں شاید لوگ پہلے سے زیادہ قابلِ رسانی ہوں۔ او، ہم اُن کے لیے زیادہ دعا کریں، اور ابدی خدا انہیں اُن کی مصیبت میں نرم کرے اور انہیں اپنی طرف کھینچے۔

میں خاص طور پر یہاں بعض لوگوں سے دعاؤں کا حق رکھتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس کلیسیا کے ہر رکن سے دعا مانگنے کا مجھے حق ہے، لیکن تم میں سے کچھ پر میرا وہ حق ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، کیونکہ یہی وہ کلام ہے جس کی منادی یہاں کی گئی اور جس کے وسیلہ سے تم تاریکی سے روشنی کی طرف آئے، اور میں تمہیں، اے میرے فرزندِ مسیح، اس محبت کے سبب سے جو مجھے امید ہے کہ تمہارے دلوں میں بستی ہے، تاکید کرتا ہوں کہ مجھے اپنی دعاؤں میں ہرگز فراموش نہ کرنا۔ تم نہیں جانتے کہ مجھے اُس کی کس قدر ضرورت ہے۔ خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ مجھے خداوند کے لوگوں کی روزانہ کی دعاؤں کی کس درجہ حاجت ہے۔

تم میں سے باقی دوسرے کلیسیاؤں کے رکن ہو۔ تو اپنے خادموں کے لیے دعا کرو، اور ہم سب کے لیے دعا کرو۔ تمہاری دعاؤں سے سب سے کمزور شخص بھی قوی ہو جائے گا، اور جب تم سستی کرو گے تو سب سے قوی بھی کمزور ہو جائے گا۔ اے بھائیو! ہمارے لیے دعا کرو کہ ہم وفادار، سرگرم اور مؤثر ہوں؛ اور جیسی تم ہمارے لیے دعا کرو گے، ویسا ہی خدا تمہیں اُس دن مدد دے جب تم خود اپنی مصیبت میں اُس کے حضور حاضر ہو گے۔

اپنے تمام ہم کلیسیائی اراکین کے لیے دعا کرو، برگشتہ لوگوں کے لیے دعا کرو، اُن کے لیے دعا کرو جو لغزش کھا رہے ہیں، اور میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ ہمارے کلیسیائی کاموں کے لیے دعا کرو۔ خصوصاً میرے کالج کے لیے دعا مانگو کہ ہمارے وہ بھائی جو خوشخبری سنانے جا رہے ہیں، خدا کے بھیجے ہوئے خادم بن کر جائیں، جن کے قدم محبت سے پرواز کریں اور جن کے دل غیرت سے بھڑکیں۔

بار بار، بار بار، اور بار بار میں یہی کہوں گا: اگر میں تم سے اور کچھ نہ کہہ سکوں، تو بھی میں یہی کہوں گا: اے بھائیو، ہمارے لیے دعا کرو! اپنے لیے، اپنے گھرانوں کے لیے، اپنے ہمسایوں کے لیے دعا کرو! ”خدا میں مشغول رہو،“ ”جاگتے اور دعا کرتے رہو۔“ برابر جاگتے رہو، مگر دعا بھی کرو، اور خداوند تمہاری دعا سنے، یسوع کے وسیلہ سے۔ آمین۔

تفسیر بہ قلم سی۔ ایچ۔ اسپرُجن
متی 48:41-5، 6:8

متی باب 5

آیت 41۔ اور جو کوئی تجھ کو ایک میل چلنے پر مجبور کرے، تو اُس کے ساتھ دو میل چلا جا۔ اگر تو اُس کے کسی فائدہ کا سبب بن سکتا ہے، تو خوشی سے، آمادگی سے وہ خدمت کر؛ جو وہ تجھ سے چاہے، وہ کر۔

آیت 42۔ جو تجھ سے مانگے، اُسے دے؛ اور جو تجھ سے قرض لینا چاہے، اُس سے منہ نہ موڑ۔ یہی مسیحی رُوح ہے کہ آدمی خدمت گزاری کے ارادے سے زندگی بسر کرے۔

آیت 43-44۔ تم نے سنا کہ کہا گیا تھا، کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ، اور اپنے دشمن سے عداوت۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو، جو تم پر لعنت کریں، اُن کے لیے برکت چاہو، جو تم سے عداوت رکھیں، اُن سے نیکی کرو، اور جو تمہیں ستائیں اور بُرا سلوک کریں، اُن کے لیے دعا کرو؛ تاکہ تم اپنے باپ کے فرزند ٹھہرو جو آسمان پر ہے: کیونکہ وہ اپنا آفتاب بُروں اور نیکیوں دونوں پر چمکاتا ہے، اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر بارش برساتا ہے۔ کیونکہ اگر تم اُن سے محبت رکھو جو تم سے محبت رکھتے ہیں، تو تمہارا کیا اجر ہے؟ یہ تو وہی ہے جو سب لوگ کرتے ہیں۔

آیت 46-48۔ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں کو سلام کرو، تو کیا خاص کرتے ہو؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ پس تم کامل بنو، جیسے تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔

عام انسانیت کی سطح سے بلند ہو جاؤ۔ اُس معیار کو پاؤ جو لوگوں کی توقع سے بالا ہو۔ ”پس تم کامل بنو، جیسے تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔“

متی باب 6

آیت 1۔ خبردار! کہ اپنی خیرات لوگوں کے سامنے نہ دو، تاکہ وہ تمہیں دیکھیں؛ ورنہ تمہیں اپنے باپ سے جو آسمان پر ہے، کچھ اجر نہ ملے گا۔

ہمارا مبارک خُداوند اپنے شاگردوں کو خیرات دینے کا حکم نہیں دیتا، بلکہ یہ مفروضہ رکھتا ہے کہ وہ ضرور دیتے ہیں۔ وہ کیسے اُس کے شاگرد ہو سکتے ہیں اگر وہ ایسا نہ کریں؟ لیکن وہ خبردار کرتا ہے کہ وہ یہ کام شہرت یا مدح کے لیے نہ کریں۔ افسوس! دنیا میں بہت کچھ اچھا کیا جاتا ہے، لیکن نیت کے باعث وہ کام بے اثر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ ”تمہیں اپنے باپ سے جو آسمان پر ہے، کوئی اجر نہ ملے گا۔“

آیت 2۔ پس جب تُو خیرات دے، تو ریاکاروں کی طرح اپنے آگے نرسنگا نہ بجا، جیسے وہ عبادت خانوں اور گلیوں میں کرتے ہیں، تاکہ آدمیوں سے جلال پائیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، انہیں اُن کا اجر مل چکا۔ سو انہیں دوبارہ کچھ نہ ملے گا۔ انہیں لوگوں کی داد و تحسین کی صورت میں اجر مل گیا، اب خُدا سے کچھ نہ پائیں گے۔

آیت 3-5۔ لیکن جب تُو خیرات دے، تو تیرا بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ تیرا دہنا ہاتھ کیا کر رہا ہے۔ تاکہ تیری خیرات چھپی رہے، اور تیرا باپ جو چھپ کر دیکھتا ہے، تجھے علانیہ اجر دے گا۔ اور جب تُو دُعا کرے وہ اپنے شاگردوں کو دُعا کا حکم نہیں دیتا، بلکہ یہ مانتا ہے کہ وہ ضرور دُعا کرتے ہیں؛ اور جو شخص دُعا نہیں کرتا، وہ ”مسیحی نہیں ہو سکتا۔“ دُعا کے بغیر جان، مسیح کے بغیر جان ہے۔ ”پس جب تُو دُعا کرے“

آیت 5۔ تو تُو ریاکاروں کی مانند نہ بن، کیونکہ وہ عبادت خانوں میں اور گلیوں کے کونوں پر کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ آدمیوں کو دکھائی دیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، انہیں اُن کا اجر مل چکا۔ جو کچھ وہ پائیں گے، بس یہی ہے۔ لوگ کہیں گے، ”کیا ہی پرہیزگار شخص ہے جو سڑک کے کنارے کھڑا ہو کر دُعا کرتا ہے!“ لیکن یہی اُس کی مزدوری ہے۔ اُس کی دُعا وہیں دم توڑ دے گی جہاں وہ کی گئی۔

آیت 6۔ لیکن تُو جب دُعا کرے، تو اپنے کوٹھے میں جا کسی خاموش گوشے میں چلا جا، کسی خفیہ مقام پر، خواہ وہ جہاں بھی ہو۔

آیت 6۔ اور جب تُو اپنا دروازہ بند کر چکے ”تاکہ کوئی تجھے نہ سُن سکے، نہ ہی کسی کو معلوم ہو کہ تُو دُعا میں ہے۔“ جب تُو اپنا دروازہ بند کر چکے

آیت 6-8۔ تو اپنے باپ سے جو چھپ کر بے دُعا کر، اور تیرا باپ جو چھپ کر دیکھتا ہے، تجھے علانیہ اجر دے گا۔ اور جب تم دُعا کرو، تو غیر قوموں کی طرح بے فائدہ تکرار نہ کرو؛ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے بہت بولنے کے سبب سُنے جائیں گے۔ پس تم اُن کے مانند نہ بنو؛ کیونکہ تمہارا باپ جانتا ہے کہ تم کن چیزوں کے محتاج ہو، قیل اس کے کہ تم اُس سے مانگو۔ آسمان پر دُعائیں گز کی پیمائش سے نہیں تولی جاتیں۔ وہ اُن کے وزن سے پرکھی جاتی ہیں۔ اگر اُن میں سچائی، اخلاص، اور دلی تڑپ ہو، تو خُدا انہیں قبول کرتا ہے، خواہ وہ کتنی مختصر ہوں۔ بلکہ اکثر اختصار ہی دُعا کا حسن ہوتا ہے۔ پس ہم کبھی بے معنی تکرار نہ کریں۔

